

انوار مدینے کے



محرابِ نبوی

انوارِ مدینے کے

نعتیہ ماہیے

محمد اقبال نجمی



فروعِ ادبِ اکادمی

لاہور — گوجرانوالہ — اسلام آباد

خوبصورت، معیاری اور
دیدہ زیب کتابوں کا اہم مرکز

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : انوار مدینے کے

مصنف : محمد اقبال نجمی

سال اشاعت : ۲۰۰۹ء

تعداد : ۵۰۰

قیمت : ۳۰۰ روپے

کمپوزنگ : سجاد کمپوزنگ سنٹر

ناشر : فروغ ادب اکادمی

۸۸۔ بی، سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ

فون: ۰۵۵-۳۲۵۱۶۰۳

انتساب

عاشقانِ رسول ﷺ کے نام



اُس پیار خزینے سے
دامن میں بھرے سب نے
انوار مدینے کے



انوار . مدینے کے

دل ، جان کریں روشن

گلزار مدینے کے



رحمت کے خزینے سے

بھرتے ہیں مرا دامن

انوار مدینے کے



اس نعت سفینے سے

ملتے ہیں مجھے نعمتی

انوار مدینے کے



انوار مدینے کے

نعتیہ ماہیے ایک ایمان افروز مجموعہ کلام

ڈاکٹر بشیر عابد

”ماہیا“ پنجابی لوگ گیتوں میں ایک مشہور شعری اسلوب ہے جو سہ مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے اگرچہ یہ لوگ صنف اپنے نام ”ماہیا“ کے اعتبار سے قدیم معلوم نہیں لگتی لیکن اس کا پرانا نام ”بگڑو“ کہلاتا ہے۔ جو پنجابی لفظ بگا (سفید یا چٹانگ) سے نکلا ہے۔

”ماہیا“ موجودہ دور میں مختلف اوزان کے باوجود ایک معروف بحر وزن ”مفعول، مفاعیلین، کے پیمانے پر لکھا جا رہا ہے اور یہ اسی بحر، وزن میں مقبول بھی ہے۔

محمد اقبال نجمی کے نعتیہ ماہیے بھی مذکورہ بالا بحر و وزن میں تخلیق کئے گئے ہیں جو اپنے اندر مقامی لے اور سُر کے ہمراہ ترنم اور غنائیت کی فضا برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

نجمی صاحب نے نعتیہ ماہیوں کے ذریعے حضور سرور کائنات فخر موجودات نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ منورہ میں نذرانہ مدح و توصیف کے لیے ایسے ذوق و شوق سے شمائل رسول، اخلاق نبوی اور کردار رسالت کی حق بیانی کو صفحہ قرطاس پر بکھیرا ہے جیسے آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں کا جھرمٹ کر نہیں پنچا اور کرتا ہے۔

محمد اقبال نجمی کا نام موجودہ صف اول کے نعت گو شعراء میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے حمد و نعت کے حوالے سے پنجابی اور اردو ادب کی مختلف اصناف میں تخلیق اور ترتیب کے ذریعے گراں قدر سرمایہ مہیا کیا ہے جو ان کی شاعرانہ خوبیوں کی عکاسی بھی کرتا ہے اور غمازی بھی۔

ان کا ماہیا پھول کی ایسی تین پتیوں کی طرح ہے جن سے محبت، عقیدت اور عشق کی تموج خیز نکلتی ہیں، دماغ اور آنکھ کو شاداب، معطر اور روشن کرنے کا ادراک تفویض کرتی ہیں۔

موصوف نے اپنے ہر نعتیہ مجموعہ میں انہی جذبات و احساسات کا اظہار بھیگی پلکوں کے ساتھ کیا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ محبوب خدا، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدحت و توصیف

میں حفظِ تعظیم کی خاطر خاص آداب و احترام کا محتاط اہتمام ہر حالت میں ضروری ہوتا ہے اس لیے ان کی تمام نعتیہ شاعری اسی حفظ و تعظیم کے تحت وقوع پذیر ہوئی ہے اور زیرِ نظر نعتیہ ماہیا میں بھی اسی پاکیزہ فضا کو برقرار رکھتے ہوئے موتیوں جیسے الفاظ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ جلیلہ میں آپ صاحبِ لولاک والمعراج صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اساس بنا کر نذرانہ عقیدت و محبت پیش کرنے کی انہیں سعادت نصیب ہوئی ہے جو کسی بڑے سے بڑے تمنغہ اعزاز سے کم نہیں۔ چند نعتیہ ماہیے بطور مثال نذر قارئین کئے جاتے ہیں۔

سانسوں میں بے خوشبو
جب نعت نبی لکھوں
لفظوں میں رچے خوشبو

☆☆

کچھ حرف چراغوں سے
مدحت کو چنے میں نے
خورشید کے باغوں سے

☆☆

اُن سا ہے کہیں کوئی
آیا ہے نہ آئے گا
اُن جیسا حسین کوئی

☆☆

سورج کو بھی موڑا ہے
انگلی کے اشارے سے
ہاں چاند بھی توڑا ہے

☆☆

کب لطفِ سفر پایا
جب رحمتِ عالم کا
روضہ تھا نظر آیا

☆☆

وہ جان سے پیارے ہیں
محبوبِ خدا بھی
ہم سب کے سہارے ہیں

☆☆

وہ نام اُجالا ہے
اُس نام کو جینے کا
انعام اُجالا ہے

☆☆

میں خود کو سجاؤں گا
جب خاک مدینے کی
آنکھوں سے لگاؤں گا

☆☆

ہر سمت سویرے ہیں
دیکھ آئے مدینہ جو
مُنہ نور وہ چہرے ہیں

☆☆

پلکوں پہ مری آنسو
جب نعتِ نبی لکھوں
لفظوں سے اُٹھے خوشبو

☆☆

کیا لطف ہے جینے میں
کہتی ہیں سلام آنکھیں
ہر گام مدینے میں

☆☆

اک کیف سا طاری ہے
وہ سامنے روضہ ہے
اور سانس بھی جاری ہے

☆☆

انوارِ رسالت سے
کشکول بھروں اپنا
آقا کی شفاعت سے

☆☆

اس دل کی زمیں مہکی
طیبہ کے تھوڑ سے
جذبوں میں دھنک جاگی

☆☆

المختصر سرورِ دو عالم ﷺ کے عشق میں محو ہونے کا نام نعت ہے اور نعت بحرِ عشق مصطفیٰ
ﷺ میں غواصی کیے بغیر میسر نہیں آیا کرتی۔ اس لیے وہ شاعر خوش بخت ہے جو نعت گو عاشقان
رسول ﷺ کی صفوں میں شامل ہو جائے

محمد اقبال نجمی بھی حب رسول ﷺ کے نغمے الاپنے کی بدولت موجودہ نعت نگاروں میں اپنی
نعت گوئی اور حضور اکرم ﷺ کی نگاہِ کرم کی فیاضتوں کے طفیل معاشرہ میں نمایاں مقام رکھتے
ہیں۔ میری دعا ہے کہ خدائے علیم وخبیر ان کو نعتیہ شاعری کے سبب دینی اور ادبی حلقوں میں مزید
شرف امتیاز سے سرفراز کرے اور ان کا یہ نیک جذبہ سدا سلامت رہے۔ (آمین) اپنے تاثرات
کا محمد اقبال نجمی صاحب ہی کے ایک ماہیا پر اختتام کرتا ہوں۔

سب جاہ و حشم شوکت

جس در سے طے سب کو

اُس سے ہے مجھے نسبت

☆☆☆

حمد یہ ما پیے

رحمت ہے تری رحمت

قطرے کو سمندر دے

قدرت ہے تری قدرت

.....☆☆.....

ہر لب پہ دعائیں ہیں

سنتا ہے جنہیں مولا

سب اُس کی عطائیں ہیں

.....☆☆.....

خالق ہے وہی یکتا

رازق ہے وہی سب کا

مالک ہے وہی داتا

.....☆☆.....

وہ نور زمینوں کا
خالق ہے خلاؤں کا
مالک ہے مکینوں کا

.....☆☆.....

شمعیں وہ جلاتا ہے
دل ٹوٹے ہوئے جوڑے
قدرت وہ دکھاتا ہے

.....☆☆.....

رگ رگ میں سما جائے
جو ذکر کرے اُس کا
دل چین وہی پائے

.....☆☆.....

سنتا ہے سوالوں کو
 نزدیکِ رگِ جاں کے
 جانے ہے خیالوں کو

.....☆☆.....

ہر بُت کو گرایا ہے
 کعبے کو ترے ہم نے
 سجدوں سے بسایا ہے

.....☆☆.....

ہر سمت عطا میں ہیں
 جس سمت نظر اٹھے
 تیری ہی ضیائیں ہیں

.....☆☆.....

نظروں میں چمک تیری
 گلشن میں ترا جلوہ
 چہروں میں دمک تیری

.....☆☆.....

سانسوں پہ ترا پہرہ
 انوار سے دل روشن
 ذہنوں پہ ترا غلبہ

.....☆☆.....

مولا کی عنایت ہے
 میں پاک حرم پہنچا
 رحمت ہے سخاوت ہے

.....☆☆.....

نعتیہ ماہیے

ہر قول ہوا روشن

اُس نطق سے جو نکلا

وہ بول ہوا روشن

.....☆☆.....

دشمن بھی حوالے دے

وہ ماہِ نبوت تو

ذہنوں کو اُجالے دے

.....☆☆.....

کیا رنگِ ضیا بخشا

سرکارِ مدینہ نے

عرفانِ خدا بخشا

.....☆☆.....

ہم خود کو چلا دیں گے
سیرت کے چراغوں سے
دنیا کو ضیا دیں گے

.....☆☆.....

وہ نام اُجالا ہے
اُس نام کو چنے کا
انعام اُجالا ہے

.....☆☆.....

میں بخت سنواروں گا
مشکل جو پڑے مجھ کو
آقا کو پکاروں گا

.....☆☆.....

سانسوں میں بے خوشبو
 جب نعت نبیؐ لکھوں
 لفظوں میں رچے خوشبو

.....☆☆.....

سب داغ مٹائیں گے
 روضے کی زیارت سے
 ہم بخت جگائیں گے

.....☆☆.....

کچھ حرف چراغوں سے
 مدحت کو چُٹے میں نے
 خورشید کے باغوں سے

.....☆☆.....

فیضان اٹھاؤں گا

سیرت کے چراغوں سے

محفل میں سجاؤں گا

.....☆☆.....

افکار ہوئے روشن

سرکار کی مدحت سے

اشعار ہوئے روشن

.....☆☆.....

خوشبو ہے گلابوں کی

طیبہ کی مسافت میں

لذت ہے ثوابوں کی

.....☆☆.....

آقا کی عنایت سے
 آسان ہوئیں راہیں
 اُس نورِ ہدایت سے

.....☆☆.....

اِس دل میں بسایا ہے
 وہ پیار نرالا ہے
 جو آپ سے پایا ہے

.....☆☆.....

کیا پھیر ہیں قسمت کے
 دروازے کھلے نجھی
 سرکار کی چاہت کے

.....☆☆.....

کہہ دو یہ محبت سے
جنت میں بھی جائیں گے
ہم باب رسالت سے

.....☆☆.....

اب دل نے یہی ٹھانی
ہم دیکھنے جائیں گے
وہ قریہ نورانی

.....☆☆.....

غنیچہ یہ کھلے اب تو
میں کوئے نبی پہنچوں
اعزاز ملے اب تو

.....☆☆.....

دل کا یہ حرم چمکے
 اُس اسمِ گرامی سے
 قرطاس و قلم چمکے

.....☆☆.....

پُر کیفِ نظارے ہیں
 دامن میں مری یادیں
 پلکوں پہ ستارے ہیں

.....☆☆.....

اک نور میں ڈھلتے ہیں
 ہم خاک کے پتلے جب
 فرقت میں تڑپتے ہیں

.....☆☆.....

خورشید بدست آئے
قرآن کی صورت میں
انوارِ یقین لائے

.....☆☆.....

دنیا ہی بدل ڈالی
جب حسنِ دو عالم نے
رحمت کی نظر ڈالی

.....☆☆.....

آخر میں حضور آئے
سب دورِ جہالت کی
رسموں سے ہیں ٹکرائے

.....☆☆.....

111290

کملی میں چھپائیں گے
 جو اُن کے ہیں دیوانے
 جنت وہ بسائیں گے

.....☆☆.....

ترسی ہیں مری آنکھیں
 دیدار کی حسرت میں
 برسی ہیں مری آنکھیں

.....☆☆.....

دل پر جو لگے گھاؤ
 اک حرفِ تسلی سے
 سب پھول بنے گھاؤ

.....☆☆.....

انوار کا ہالا ہے
اس نورِ مجسم کی
بس یاد اُجالا ہے

.....☆☆.....

اک حسنِ یقین لائے
رحمت کی بردا دینے
وہ عرشِ نشین آئے

.....☆☆.....

موتی جو پروئے ہیں
آقا کی تو فرقت میں
اشجار بھی روئے ہیں

.....☆☆.....

جو کفر میں تھے بھٹکے
سرکار کی آمد سے
وہ پھول سبھی چٹکے

.....☆☆.....

محبوبِ خدا ٹھہرے
مقصودِ خلاق وہ
سب سے ہی ورا ٹھہرے

.....☆☆.....

ان خستہ نواؤں کے
دامن میں مرے آقا
کچھ پھول عطاؤں کے

.....☆☆.....

خوشیاں یہ مناتا ہے
 طیبہ کے تصور میں
 دل سجدے لٹاتا ہے

.....☆☆.....

یہ پھیر ہیں قسمت کے
 سرکار کی مدحت سے
 در کھلتے ہیں جنت کے

.....☆☆.....

روشن وہ کریں راتیں
 طیبہ کے مسافر تو
 آنکھوں سے کریں باتیں

.....☆☆.....

میں خود کو سجاؤں گا
جب خاک مدینے کی
آنکھوں سے لگاؤں گا

.....☆☆.....

رحمت کے دریچوں سے
کیا نور کی بارش ہے
طیبہ کے بچوں سے

.....☆☆.....

ہر جان سے پیاری ہے
سیرت کی ضیا میں نے
سننے میں اتاری ہے

.....☆☆.....

اُن پیار کی راہوں میں
جو جذب و تصدق ہے
رج جائے نگاہوں میں

.....☆☆.....

اک نام جو ہر سو ہے
سانسوں میں بسی میرے
اُس نام کی خوشبو ہے

.....☆☆.....

وہ ذات وسیلہ ہے
بخشش کی طلب اُن سے
بخشش کا ہی حیلہ ہے

.....☆☆.....

ساون کا مہینہ ہے
 نجی کی نگاہوں کا
 مرکز تو مدینہ ہے

.....☆☆.....

اس دل کو سجاؤں گا
 آقا کی ثنا کر کے
 انعام میں پاؤں گا

.....☆☆.....

طیبہ کی فضاؤں میں
 بکھرے ہیں حسین جلوے
 ہم بیٹھے ہیں چھاؤں میں

.....☆☆.....

پلکوں پہ مری آنسو
جب نعت نبی لکھوں
لفظوں سے اٹھے خوشبو

.....☆☆.....

آقا کی عطائیں ہیں
پتھر ہیں، مقابل میں
اُس لب پہ دعائیں ہیں

.....☆☆.....

اُس نور حقیقت سے
اپنی ہے جبیں روشن
اُس نور کی نسبت سے

.....☆☆.....

بگڑی وہ بناتے ہیں
ہم دل کی سبھی باتیں
آقاؐ کو سناتے ہیں

.....☆☆.....

وہ ماہِ مبیں آئے
فرمانِ حسین لے کر
ہر دل کے قرین آئے

.....☆☆.....

ہر سمت سویرے ہیں
دیکھ آئے مدینہ جو
پُر نور وہ چہرے ہیں

.....☆☆.....

طراً کی ثنا کر لوں
 میں اُسوہ نبیٰ لے کر
 کشکول ذرا بھر لوں

.....☆☆.....

اک پیار کی ڈوری سے
 ملتا ہے سکون دل کو
 بس یاد کی لوری سے

.....☆☆.....

کیا نشوونما پائی
 اُس چشمِ بصیرت سے
 سورج نے ضیا پائی

.....☆☆.....

فردوس سا تازہ ہے
وہ نور مدینے کا
ہر صبح کا غازہ ہے

.....☆☆.....

تابندہ کیا مجھ کو
اک نگہ شفا ڈالی
اور زندہ کیا مجھ کو

.....☆☆.....

بھر جائیں مرا آنگن
ہر لحظہ حسین یادیں
مہکائیں مرا دامن

.....☆☆.....

فردوس بریں دیکھیں
 گر اذن ملے ہم کو
 طیبہ کی زمیں دیکھیں

.....☆☆.....

ارمان یہ نکلیں گے
 جب مطلعِ فاراں کے
 ہم چاند کو دیکھیں گے

.....☆☆.....

رحمت کو لٹایا ہے
 سر سبز کیا ہم کو
 خوشبو میں بسایا ہے

.....☆☆.....

اُس اسمِ گرامی میں
 اک کیفِ دوامی ہے
 آقا کی غلامی میں

.....☆☆.....

وہ راتِ حسینِ چمکی
 جب نقشِ کفِ پا سے
 تاروں کی جبینِ چمکی

.....☆☆.....

ہے شوقِ مرا رہبر
 پہنچوں گا مدینے اب
 میں بادِ صبا بن کر

.....☆☆.....

پہچان کہاں ممکن
 اُس رتِ دو عالم کی
 اے صلِ علی تجھ بن

.....☆☆.....

کیا خوبی ہے قسمت کی
 صد شکر ملی مجھ کو
 معراجِ محبت کی

.....☆☆.....

تنویرِ بصر جاگی
 آقا کی ہی آمد سے
 تقدیرِ بشر جاگی

.....☆☆.....

آشفۃ نواؤں پر
 کرتے ہیں نظر آقا
 پُر درد دعاؤں پر

.....☆☆.....

طیبہ میں بلا لینا
 یہ شان عطا کرنا
 دربان بنا لینا

.....☆☆.....

خوشیوں سے بھرے گھر ہیں
 پیغام نبی آیا
 مہکے ہوئے منظر ہیں

.....☆☆.....

روشن ہے قدم اُن کا
 وہ مثلِ قمر چمکے
 جس پر ہو کرم اُن کا

.....☆☆.....

اُن سا ہے کہیں کوئی
 آیا ہے نہ آئے گا
 اُن جیسا حسین کوئی

.....☆☆.....

صحراؤں میں گل مہکے
 آقا کی ولادت پر
 پڑ مردہ نفس چمکے

.....☆☆.....

آباد میں رکھوں گا
 اب ذکر محمد ﷺ سے
 دل شاد میں رکھوں گا

.....☆☆.....

مہکے ہیں سبھی گلشن
 تاریک گھروندے سب
 اُس نور سے ہیں روشن

.....☆☆.....

اُس در پہ ثنا خوانی
 کیا لطف اُٹھاتی ہے
 چند روز کی مہمانی

.....☆☆.....

رتبہ یوں بڑھا لینا
 طیبہ کی زیارت سے
 آنکھوں کو سجا لینا

.....☆☆.....

محبوبؐ وہ جب ٹھہرے
 تخلیقِ دو عالم کا
 پھر آپؐ سب ٹھہرے

.....☆☆.....

آقاؐ کی ادا لکھنا
 رحمت وہ سراپا ہیں
 یوں صفت ثنا لکھنا

.....☆☆.....

یوں عرش سجایا ہے
 محبوباً کے قدموں سے
 شان اس کا بڑھایا ہے

.....☆☆.....

خود پاس بلا تے ہیں
 رحمت کے وہ منظر ہیں
 انوار لٹاتے ہیں

.....☆☆.....

کیا لطف ہے جینے میں
 کہتی ہیں سلام آنکھیں
 ہر گام مدینے میں

.....☆☆.....

عظمت کے دریچوں میں
سرکار نے بلوایا
طیبہ کے بچوں میں

.....☆☆.....

آنکھوں میں بسائی ہے
طیبہ کی تصور میں
تصویر بنائی ہے

.....☆☆.....

اک باو بہاراں ہے
سرکار کی خدمت میں
اشکوں سے چراغاں ہے

.....☆☆.....

دامن ہے تہی میرا

کچھ پھول چنوں در سے

ارمان یہی میرا

.....☆☆.....

قسمت کو بناتا ہوں

کچھ پھول درودوں کے

جب لب پہ سجاتا ہوں

.....☆☆.....

پاس اپنے بٹھا لیجئے

پلکوں کے ستاروں کو

قدموں میں جگہ دیجئے

.....☆☆.....

اک کیف سا طاری ہے
 وہ سامنے روضہ ہے
 اور سانس بھی جاری ہے

.....☆☆.....

انوارِ رسالت سے
 کشتکوب بھروں اپنا
 آقا کی شفاعت سے

.....☆☆.....

اس دل کی زمیں مہکی
 طیبہ کے تصور سے
 جذبوں میں دھنک جاگی

.....☆☆.....

اک نور ہے چاہت ہے
سرکار کا روضہ ہی
اقلمِ محبت ہے

.....☆☆.....

انوار رسالت کے
بخشش کا وسیلہ ہیں!
احکام شریعت کے

.....☆☆.....

جس سمت چلا جاؤں
آقا کے غلاموں کا
ہر جام بھرا پاؤں

.....☆☆.....

لجے ہیں ریلے سے
 اک نعت بنائی ہے
 لفظوں کے وسیلے سے

.....☆☆.....

نظروں کے وہ محور ہیں
 منزل کا نشانہ وہ ہیں
 دنیا کے وہ رہبر ہیں

.....☆☆.....

وہ عفو کے پیکر ہیں
 رحمت ہیں جہانوں کی
 بخشش کا سمندر ہیں

.....☆☆.....

ہر سانس فروزاں ہے
 اک یاد حسین اُن کی
 ہر درد کا درماں ہے

.....☆☆.....

پلکوں پہ چراغاں ہے
 جو اشک بنا گوہر
 وہ شوق کا عنوان ہے

.....☆☆.....

جس روز قیامت ہو
 بخشش کے لیے میری
 وہ سایہ رحمت ہو

.....☆☆.....

اُن سا نہ کہیں دیکھا
 آقا نے سکوں بخشا
 جو قلبِ حزیں دیکھا

.....☆☆.....

سلطانِ مدینہ ہیں
 تابندہ جہاں اُن سے
 وہ جانِ مدینہ ہیں

.....☆☆.....

دل نے وہ مہک پائی
 طیبہ کے تصور سے
 آنکھوں میں چمک آئی

.....☆☆.....

اب پاس بلائیں گے
 کہتی ہیں مری آنکھیں
 جلوہ بھی دکھائیں گے

.....☆☆.....

غنجوں میں چمک جاگی
 جب نعت لکھی میں نے
 لفظوں میں مہک جاگی

.....☆☆.....

وہ خلقِ مجسم ہیں
 وہ ختمِ رسلِ مولا
 وہ شاہِ دو عالم ہیں

.....☆☆.....

طیبہ کی فضا میں ہیں
 نجھی کو میسر اب
 کیا پاک ہوائیں ہیں

.....☆☆.....

وہ جان سے پیارے ہیں
 محبوبِ خدا، نجھی
 ہم سب کے سہارے ہیں

.....☆☆.....

سورج کو بھی موڑا ہے
 انگلی کے اشارے سے
 ہاں چاند بھی توڑا ہے

.....☆☆.....

جینا یوں سکھایا ہے
بتلا کے رہ خالق
دوزخ سے بچایا ہے

.....☆☆.....

رحمت کا ہوا سایا
لب میرے مہک اٹھے
جب صل علی گایا

.....☆☆.....

موسم یہ نکھارے ہیں
سردار ہیں وہ سب کے
آقا وہ ہمارے ہیں

.....☆☆.....

دیکھے ہے اشارے کو
 یہ تشنہ نظر میری
 ترسے ہے دوارے کو

.....☆☆.....

پہلے سا نہیں عالم
 مسرور میں رہتا ہوں
 پایا ہے نبیؐ ارحم

.....☆☆.....

اس دل میں نگاراں ہیں
 رحمت کے درپچوں سے
 ہر سمت بہاراں ہیں

.....☆☆.....

وہ مرسلِ عالی ہیں
 بروے ہیں انہی کے ہم
 وہ سب کے ہی والی ہیں

.....☆☆.....

انداز حسین بخشا
 مدحت کا ہنر دے کر
 اعزاز حسین بخشا

.....☆☆.....

مرکز ہیں وہ راحت کا
 فرمان ہے ہر اعلیٰ
 اُس نورِ ہدایت کا

.....☆☆.....

طیبہ کے مکین ٹھہرے
 اُن سا نہ کوئی دیکھا
 وہ جانِ یقین ٹھہرے

.....☆☆.....

دلکش ہیں سبھی تیور
 وہ عدل دیا جس سے
 جگمگ ہیں سبھی منظر

.....☆☆.....

ذلت سے بچایا ہے
 اُس رہبرِ کامل نے
 ہر عیب چھپایا ہے

.....☆☆.....

وہ نام جو پیارا ہے
 اُس نام کے صدقے میں
 دنیا کو سنوارا ہے

.....☆☆.....

اک لطفِ سفر پایا
 جب رحمتِ عالم کا
 روضہ تھا نظر آیا

.....☆☆.....

ہم سب کے وہی والی
 وہ پیار کا منبع ہیں
 وہ ذات میں ہیں عالی

.....☆☆.....

کیا شانِ محمد ﷺ ہے
 عرفانِ الہی بھی
 فیضانِ محمد ﷺ ہے

.....☆☆.....

اک نام جو پیارا ہے
 ہے وردِ زباںِ نثرِ دم
 ہم سب کا سہارا ہے

.....☆☆.....

مرکز وہ حسین دیکھوں
 کہتے ہیں جسے طیبہ
 وہ خلدِ بریں دیکھوں

.....☆☆.....

کیا پھول کھلائے ہیں
اس ذات کے صدقے میں
گلزار سجائے ہیں

.....☆☆.....

آنکھوں کو کیا بیٹا
آقاؐ نے سکھایا ہے
دنیا میں ہمیں جینا

.....☆☆.....

قدموں میں بلا لینا
کہتا ہے غلام آقاؐ
دامن میں چھپا لینا

.....☆☆.....

طیبہ کی زمیں چمکی
 اے صلّٰی علیٰ تجھ سے
 تاروں کی جبیں چمکی

.....☆☆.....

سب جاہ و حشم ، شوکت
 جس در سے ملے، سب کو
 اُس در سے مجھے نسبت

.....☆☆.....

اک ذاتِ مکرم نے
 عقدے ہیں سبھی کھولے
 اک نورِ مجسم نے

.....☆☆.....

اک سمت تو سازش ہے
ہم قتل کریں ان کو
اک سمت نوازش ہے

.....☆☆.....

سونے کی ڈلی دیکھوں
محبوب ہے بس مجھ کو
طیبہ کی گلی دیکھوں

.....☆☆.....

اک جوت جلے دل میں
اُس در پہ میں پھر پہنچوں
خواہش یہ پلے دل میں

.....☆☆.....

مہکی ہیں مری راتیں
 اُس نور کے جلوے ہیں
 رحمت کی ہیں برساتیں

.....☆☆.....

اک عالم حیرت ہے
 دل مجھ سے یہ کہتا ہے
 یہ کون سی منزل ہے

.....☆☆.....

مرکز پہ بلایا ہے
 رستے میں بھٹکتا تھا
 منزل سے ملایا ہے

.....☆☆.....

بخشش کے بہانے ہیں
 دامن کے خزانے سب
 اُمت پہ لٹانے ہیں

.....☆☆.....

دل زار شگفتہ ہے
 اب نعت نبیؐ لکھ کر
 گفتار شگفتہ ہے

.....☆☆.....

چاہت کی ازاں بخششی
 رحمت کی قبا ڈالی
 دشمن کو اماں بخششی

.....☆☆.....

خوبی ہے یہ قسمت کی
 صد شکر ملی مجھ کو
 معراج محبت کی

.....☆☆.....

ہم پیار سے جھومیں گے
 جب کیف کے عالم میں
 اُس خاک کو چومیں گے

.....☆☆.....

اک نور سے تاباں ہے
 طیبہ کی زمیں نجمی
 فردوس بداماں ہے

.....☆☆.....

اُس صبحِ سعادت پر
 قربان ہیں یہ صبحسیں
 اُس نورِ ہدایت پر

.....☆☆.....

سلطانِ زماں سارے
 خدامِ سبھی اُن کے
 سلطانِ جہاں سارے

.....☆☆.....

دنیا میں بھی چرچا ہے
 محبوبِ خدا کا تو
 عقبیٰ میں بھی شہرہ ہے

.....☆☆.....

طیبہ کی فضاؤں میں
ملتی ہے اماں سب کو
اُن پاک ہواؤں میں

.....☆☆.....

کیا رنگِ عقیدت ہے
اُس رحمتِ عالم کی
ہر دل میں محبت ہے

.....☆☆.....

رحمت ہیں وہی رحمت
وہ پیار سراپا ہیں
شفقت ہیں وہی شفقت

.....☆☆.....

اس جاں میں بسائی ہے
 خوشبوئے گلِ طیبہ
 اس دل میں رچائی ہے

.....☆☆.....

کچھ پھول ہیں تاروں کے
 میں نذر کو لایا ہوں
 یہ پھول بہاروں کے

.....☆☆.....

یوں مدحِ نبیٰ کرنا
 دامن میں سدا اپنے
 یہ پھول کھلا رکھنا

.....☆☆.....

ضو بار فضائیں ہیں
قرآن میں جو لکھیں
آقا کی ادائیں ہیں

.....☆☆.....

اک خواب حسین دیکھوں
دلِ محو زیارت ہو
سجدے میں جبیں دیکھوں

.....☆☆.....

وہ ماہِ نمبیں دیکھا
انسان کی نظروں نے
کب اُن سا حسین دیکھا

.....☆☆.....

کچھ چاند ستارے ہیں
 وہ عشق میں جیتے ہیں
 جو آپ کے پیارے ہیں

.....☆☆.....

قتلِ جلائی ہے
 وہ نورِ ازل بھیجا
 تقدیر بنائی ہے

.....☆☆.....

اعزاز بڑھائے ہیں
 آقا نے ہی جینے کے
 انداز سکھائے ہیں

.....☆☆.....

کوثر کو سنبھالیں گے
 اُمت کے گناہوں پر
 کملی بھی وہ ڈالیں گے

.....☆☆.....

یوں پھول کھلا دل کا
 رحمت کا پلا چشمہ
 اور چاک سِلا دل کا

.....☆☆.....

رحمت کی گھڑی اُتری
 یادوں کا لگا میلہ
 آنکھوں میں جھڑی اُتری

.....☆☆.....

شبِ بنم کو لٹایا ہے
 سرسبز کیا ہم کو
 خوشبو میں بسایا ہے

.....☆☆.....

سیرت کی غلامی سے
 محروم نہ اب رکھیے
 اس لطفِ دوامی سے

.....☆☆.....

وہ ماہِ مہین میں میرے
 جب نعت میں لکھتا ہوں
 دل میں ہوں مکیں میرے

.....☆☆.....

دنیا کو جگایا ہے
توحید کی مشعل کو
ہر دل میں جلایا ہے

.....☆☆.....

ہر دل نے خوشی پائی
اک آپ کے صدقے میں
دنیا کی ہے زیبائی

.....☆☆.....

رشتہ ہے گلابوں سے
مولا نے نوازا ہے
کیا اچھے خطابوں سے

.....☆☆.....

کیا خوف قیامت کا
 مل جائے اگر مجھ کو
 رحمت کا حسین سایا

.....☆☆.....

اب لاج مری رکھنا
 راہوں میں کھڑا آقا
 اک لطف عطا کرنا

.....☆☆.....

توقیر ملی مجھ کو
 وہ خواب سجائیں گے
 تعبیر ملی مجھ کو

.....☆☆.....

کیا فیض اٹھائے ہیں
 جلوے . سبھی نورانی
 اصحابؓ نے پائے ہیں

.....☆☆.....

اس دل میں ادب رکھوں
 میں بندۂ عاصی ہوں
 رحمت کی طلب رکھوں

.....☆☆.....

ہر ظلم سے ٹکرائے
 مظلوم کی خاطر ہی
 بُت کبر کے سب ڈھائے

.....☆☆.....

رہبر وہ یگانہ ہیں
 ہے شان فقر اُن کا
 وہ شاہِ زمانا ہیں

.....☆☆.....

ہر سمت اُجالے ہیں
 اُس پیار کی وادی میں
 انوار کے ہالے ہیں

.....☆☆.....

نادار کوئی آیا
 ہر دکھ کی دوا پائی
 پیار کوئی آیا

.....☆☆.....

وہ صاحبِ قرآن ہیں
ہم دور ہوئے اُن سے
رسوا ہیں ، پریشاں ہیں

.....☆☆.....

ہوتی ہے ازاں دل میں
وہ ذکرِ حسینِ نجفی
رہتا ہے رواں دل میں

.....☆☆.....

تابندہ جبیں آقا
معراج کے دولہا ہیں
فرخندہ جبیں آقا

.....☆☆.....

اعجاز کے دھارے سے
وہ چاند کیا نجمی
دو نیم اشارے سے

.....☆☆.....

وہ جانِ مشیت ہیں
وہ قلمِ شفقت ہیں
وہ روحِ شریعت ہیں

.....☆☆.....

پڑھتے ہیں مدامی سب
خدمت میں درود اُن کی
دیتے ہیں سلامی سب

.....☆☆.....

وہ شافعِ محشر ہیں
 سلطانِ دو عالم بھی
 وہ مالکِ کوثر ہیں

.....☆☆.....

سب کے ہی سہارے ہیں
 رحمت ہیں جہانوں کی
 آقا جو ہمارے ہیں

.....☆☆.....

ہر جان نگیں اُن سے
 یہ صبحِ نمو اُن سے
 ہر شامِ حسین اُن سے

.....☆☆.....

حق دار شفاعت ہے
 دعویٰ ہے غلامی کا
 یہ آپ کی اُمت ہے

.....☆☆.....

صورت یہ بنائی ہے
 یہ محفلِ تنہائی
 یادوں سے سجائی ہے

.....☆☆.....

جو نقش بھی بھاتے ہیں
 اُس روئے منور کے
 صدقے میں ہی پاتے ہیں

.....☆☆.....

آنکھوں کو جھکاتا ہوں
جب ذکرِ نبیؐ آئے
چاہت کو بڑھاتا ہوں

.....☆☆.....

طیبہ کی زمیں دیکھی
اور رشک کیا خود پر
جنت وہ حسین دیکھی

.....☆☆.....

انجاز یہ اُن کا ہے
اس محفلِ کبیتی کا
چہرہ جو چمکتا ہے

.....☆☆.....

ہر شے پہ نکھار آئے
رحمت کی گھٹا برسے
گلشن پہ بہار آئے

.....☆☆.....

سنتے ہیں فضاؤں سے
اذکار سبھی پیارے
رحمت کی ہواؤں سے

.....☆☆.....

کوئی نہ مقابل ہے
ثانی نہ کوئی اُن کا
کوئی نہ مماثل ہے

.....☆☆.....

تاثیرِ ہدایت سے
سینوں کو کیا روشن
آقا نے محبت سے

.....☆☆.....

اتنی ہے دعا میری
ہو خلق محمد ﷺ سے
پر اثر دعا میری

.....☆☆.....

اعلیٰ یہ شرف پاؤں
طلعت جو ملے مجھ کو
خورشید میں ہو جاؤں

.....☆☆.....

کعبہ ہے وہ کعبے کا
 ہر نقش حسین نجفی
 سرکار کے روضے کا

.....☆☆.....

کس درجہ غنی میں ہوں
 مجھ پر ہے نظر اُن کی
 قسمت کا دھنی میں ہوں

.....☆☆.....

وہ نور ضیا بانٹے
 جب ابر عنایت ہو
 اس دل کی زمیں مہکے

.....☆☆.....

گھنگور گھٹا چھائی
جب ذکر ہوا اُن کا
رحمت کی ہوا آئی

.....☆☆.....

ہر سمت اُجالے ہیں
پیغام ملا، دل کو
سب دور اندھیرے ہیں

.....☆☆.....

کچھ نعمتیں پائی ہیں
صد شکر کہ طیبہ کی
کچھ صورتیں دیکھی ہیں

.....☆☆.....

ہر لب کی دعا وہ ہیں
 محبوبِ خدا جو ہیں
 دھڑکن کی صدا وہ ہیں

.....☆☆.....

کیسی یہ بہار آئی
 اک پیار کی خوشبو سے
 مہکی میری تنہائی

.....☆☆.....

وہ جانِ طریقت ہیں
 وہ منبعِ عرفاں ہیں
 وہ شمعِ شریعت ہیں

.....☆☆.....

وہ غیرتِ آدمؑ ہیں

وہ ہادیاءِ دوراں ہیں

وہ رمیرِ اعظمؑ ہیں

.....☆☆.....

سب اُنؑ کا اَجالا ہے

گم راہ کو منزلِ دی

گرتے کو سنبھالا ہے

.....☆☆.....

ایماں کی جبیں اُنؑ سے

تابندہ ہوئی نجمی

یہ روئے زمیں اُنؑ سے

.....☆☆.....

وہ شوکتِ انسان ہے
 بھرتے ہیں سبھی دامن
 وہ دولتِ عرفاں ہے

.....☆☆.....

چاہت کی چمک بخشیں
 یادیں مرے آقا کی
 ہر پل ہی مہک بخشیں

.....☆☆.....

وہ پیکرِ قرآنی
 احسان کریں سب پر
 وہ دامنِ رحمانی

.....☆☆.....

وہ روح بہاراں ہیں
 وہ جانِ زمنِ آقا
 وہ فخرِ رسولاں ہیں

.....☆☆.....

ہر غم کی دوا ٹھہرے
 وہ خاکِ کفِ پا ہی
 ہر دل کی شفا ٹھہرے

.....☆☆.....

وہ مالک و مولاً ہیں
 بھر دیتے ہیں سب دامن
 وہ اپنی تمنا ہیں

.....☆☆.....

وہ نازشِ ملت ہیں
 ہر غم کا مداوا میں
 وہ مالکِ جنت ہیں

.....☆☆.....

وہ نور کا چہرہ ہیں
 نکہت وہ سراپا ہیں
 بخشش کا ذریعہ ہیں

.....☆☆.....

اک پھول شگفتہ سا
 چٹکا ہے مرے دل میں
 جب نام لیا اُن کا

.....☆☆.....

اک شوق کی حالت سے
سرشار کروں خود کو
میں وصل کی راحت سے

.....☆☆.....

سرچشمہء رحمت سے
سندیسہ کوئی آئے
دربار رسالت سے

.....☆☆.....

محبود وہ یکتا ہیں
مہمان وہ سدرہ کے
محبوب وہ اعلیٰ ہیں

.....☆☆.....

تابندہ نگیں آئے
 سب خلق سے جو افضل
 وہ ماہِ مبین آئے

.....☆☆.....

کشکول مرا خالی
 بھر دینا اسے پورا
 مالک اے مرے والی

.....☆☆.....

مضمون نیا باندھوں
 جب نعتِ نبی لکھوں
 دامن میں صبا باندھوں

.....☆☆.....

سب سانس چلیں اُن سے
ماضی ہو کہ فردا ہو
سب دیپ جلیں اُن سے

.....☆☆.....

جذبوں کو زباں دیں گے
یہ اشک مرے، گر کر
تسکینِ جہاں دیں گے

.....☆☆.....

اک نور کا دریا ہے
ہر بام مدینے میں
سرکار کا جلوہ ہے

.....☆☆.....

برکت کے نشاں پاؤں
 میں اسمِ محمد ﷺ سے
 رحمت کے نشاں پاؤں

.....☆☆.....

یہ خاکِ عجم مہکی
 جب ابر کرم برسا
 یہ سونے حرم پہنچی

.....☆☆.....

جب جب یہ ہنر چمکے
 اُس مہرِ رسالت کی
 مدحت کا قمر چمکے

.....☆☆.....

محمود مرے آقا

بخشش کا ملے مرثدہ

مقصود مرے آقا

.....☆☆.....

خیرات لٹاتے ہیں

در کھول کے رحمت کا

دن رات سجاتے ہیں

.....☆☆.....

والشبس کا جلوہ ہیں

وہ مہر میں نجمی

وائیل سراپا ہیں

.....☆☆.....

اک فیض کا چشمہ ہیں
سرکارِ مدینہ تو

اک لطف کا دریا ہیں

.....☆☆.....

جو حاملِ قرآن ہیں
آقا کے وہی بروے
جو پیکرِ ایماں ہیں

.....☆☆.....

اے جانِ حیا آقا
تجھ سے ہی نگاہوں نے
پائی ہے ضیا آقا

.....☆☆.....

جو نعت بھی لکھتا ہوں
 میں زاوِ رہِ عقبی
 بس اُس کو سمجھتا ہوں

.....☆☆.....

دل ، جان ، جگر سارے
 طیبہ کے مسافر تو
 اپنوں سے لگے پیارے

.....☆☆.....

چاہت کے زمانے ہیں
 جو گزرے مدینے میں
 وہ پیار خزانے ہیں

.....☆☆.....

صورت ہے یہ جینے کی
 سنتا ہی رہوں نجھی
 روداد مدینے کی

.....☆☆.....

مدحت کو ، عبادت کو
 کچھ لفظ چنے میں نے
 توصیف رسالت کو

.....☆☆.....

ہر درد کا درماں ہے
 وہ رحمتِ یزداں تو
 اک ابر بہاراں ہے

.....☆☆.....

خوشبو میں بساتا ہوں
 میں پھول عقیدت کے
 سانسوں میں کھلاتا ہوں

.....☆☆.....

انوار مدینے کے
 دل ، جان کر میں روشن
 گلزار مدینے کے

.....☆☆.....

سانسیں بھی معطر ہوں
 جب نعت لکھوں نجفی
 پھر لفظ سمندر ہوں

.....☆☆.....

بگڑی میں بناتا ہوں
 ماتھے پہ مدینے کی
 جب دھول سجاتا ہوں

.....☆☆.....

اعزاز یہ پایا ہے
 مدحت کا ہنر مولاً
 تو نے جو سکھایا ہے

.....☆☆.....

اُس نور کے پیکر کی
 کرنیں ہیں جہاں بھر میں
 توحید کے خاور کی

.....☆☆.....

عنوان مدینہ ہے
 آقا کی محبت سے
 اب پار سفینہ ہے



بدلے ہیں سبھی منظر
 فاران سے اترنے ہیں
 جب نور بھرے پیکر



کمالی میں چھپا لیں گے
 بخشش کی سند دینے
 پاس اپنے بلا لیں گے



بیدار مری آنکھیں

روضے کی زیارت سے

سرشار مری آنکھیں

.....☆☆.....

کیا خوب حوالا ہے

اک آپ سے دنیا میں

ہر سمت اُجالا ہے

.....☆☆.....

محبوب وہ پیارا ہے

آقا نے چھوا جس کو

ذرہ بھی ستارا ہے

.....☆☆.....

ہر درجہ محبت کی
 بٹی ہے دو عالم میں
 تنویر سخاوت کی

.....☆☆.....

صدقہ میں اُتاروں گا
 طیبہ سے صبا آئے
 گھر بار نکھاروں گا

.....☆☆.....

ملتا ہوں گلابوں سے
 بہلاؤں سدا خود کو
 طیبہ ہی کے خوابوں سے

.....☆☆.....

آقا کے تکلم کی
 نکلت ہے زمانے میں
 اُس نورِ تبسم کی

.....☆☆.....

بن جائے سماں کیسے
 الفاظ میں آقا کی
 سیرت ہو بیاں کیسے

.....☆☆.....

معراج رسالت کی
 پاؤ گے کہاں ، کیسے
 تمثیل اخوت کی

.....☆☆.....

آقا کی وساطت سے
 پہچان ملی رب کی
 خوشبوئے رسالت سے

.....☆☆.....

وہ خلدِ زمن مہکا
 جب زلفِ وہ لہرائی
 ہر سر و سمن مہکا

.....☆☆.....

بر صر کو صبا بخشی
 تپتے ہوئے صحرا کو
 رحمت کی روا بخشی

.....☆☆.....

انوار سے بعثت کے
دنیا میں اُجالے ہیں
افکار رسالت سے

.....☆☆.....

تعبیر ہے خوابوں کی
در پاک پہ حاضر ہوں
تنویر ہے جذبوں کی

.....☆☆.....

سعدین کو چوموں گا
حسرت ہو اگر پوری
نعلین کو چوموں گا

.....☆☆.....

دل جان مرے نکھرے
 طیبہ کے تصور سے
 در بام سبھی چمکے

.....☆☆.....

پیغام حضوری سے
 اک کیف ملا دل کو
 اُس حلقہء نوری سے

.....☆☆.....

تہنائی سجاتا ہوں
 طیبہ کے مناظر کو
 جب سامنے لاتا ہوں

.....☆☆.....

دل کا ہے حرا روشن
 کرنوں سے یہ مدحت کی
 رہتا ہے سدا روشن

.....☆☆.....

اک جلوہ نمائی ہے
 میلاد پہ آقا کے
 کیا بزم آرائی ہے

.....☆☆.....

رحمت کی گھٹا برسی
 تاثیر دعا پائی
 طیبہ کی فضا دیکھی

.....☆☆.....

پرواز کروں اونچی
 لکھنی ہے ثنا اُن کی
 انداز رہے عالی

.....☆☆.....

قتیل جلاتا ہوں
 چاہت کے ستاروں سے
 دل کو میں سجاتا ہوں

.....☆☆.....

طیبہ جو نظر آیا
 اُس باب سخاوت پر
 دامن کو تھا پھیلا یا

.....☆☆.....

وہ مشعلِ فاراں ہیں

وہ چہرہء تاباں ہیں

وہ جانِ بہاراں ہیں

.....☆☆.....

وہ حسنِ فصاحت ہیں

امواج ہیں رحمت کی

سرتاجِ رسالت ہیں

.....☆☆.....

وہ درد کے درماں ہیں

مقصودِ تمنا ہیں

ہر چیز کا عنوان ہیں

.....☆☆.....

فردوس کی نکہت میں
انوارِ نبی ہوں گے
رعنائی جنت میں

.....☆☆.....

اک حسن کا پیکر ہیں
وہ حلیم کا لہجہ ہیں
وہ خلق کے رہبر ہیں

.....☆☆.....

رحمت کا اشارا ہو
طیبہ سے مجھے دوری
اب کیسے گوارا ہو

.....☆☆.....

الہام کی بارش ہو
 میں نعت کہوں جب بھی
 انعام کی بارش ہے

.....☆☆.....

طیبہ کے شجر دیکھے
 دل شاد جو کرنا ہو
 آقا کا نگر دیکھے

.....☆☆.....

رحمت کی ضیا باری
 اُس باب سخاوت سے
 ہر وقت رہے جاری

.....☆☆.....

عنوان شہادت کے
 دکھلائیں مرے آقا
 اعجاز رسالت کے

.....☆☆.....

آنکھوں کی ضیا سمجھوں
 آقا کے تصور کو
 مولا کی عطا سمجھوں

.....☆☆.....

ہاں شہر کے خوابوں کو
 نظروں میں سجایا ہے
 طیبہ کے گلابوں کو

.....☆☆.....

کیا رنگ سہانے ہیں
 بقوال جو آقا کے
 انمول خزانے ہیں

.....☆☆.....

اُس خلد کی چھاؤں میں
 رہنا ہے مجھے نجمی
 طیبہ کی ہواؤں میں

.....☆☆.....

انمول بنایا ہے
 گلزار مدینے کا
 نظروں میں سایا ہے

.....☆☆.....

اُترے ہیں مہ و اختر
 دیکھے ہیں مدینے میں
 انوار نظر پرور

.....☆☆.....

وہ چین سکوں پائے
 روشن ہو قلب اُس کا
 آقا کا جو ہو جائے

.....☆☆.....

پروانہء رحمت میں
 اک نام مرا لکھنا
 اس فردِ محبت میں

.....☆☆.....

اُس قریہء رحمت میں
 میرا بھی ٹھکانہ ہو
 اُس وادیء جنت میں

.....☆☆.....

ہر دل نے ضیا پائی
 توصیفِ پیمبرؐ سے
 ملتی ہے پذیرائی

.....☆☆.....

بخشش کا بہانہ ہے
 آقاؐ کی ثنا خوانی
 انمول خزانہ ہے

.....☆☆.....

آنکھوں سے وضو کر لوں
 درِ پاک پہ آیا ہوں
 رحمت سے سبو بھر لوں

.....☆☆.....

نقشہ وہ دکھا مجھ کو
 طیبہ کا تقو زائر ہے
 رواد سنا مجھ کو

.....☆☆.....

آنسو یہ ضیا دیں گے
 اب ہجر میں طیبہ کے
 منظر بھی صدا دیں گے

.....☆☆.....

اعزاز مدینے کا

بھرتا ہے سبھی کا سے

اعجاز مدینے کا

.....☆☆.....

کچھ رنگ گلابوں سے

ہیں نقش مرے دل پر

رحمت کے سحابوں سے

.....☆☆.....

ہر دل کو ہی پیارا ہے

فردوسِ بریں طیبہ

جینے کا سہارا ہے

.....☆☆.....

قاسمؑ ہیں جہانوں کے
والیؑ وہ مدینے کے
مالکؑ ہیں خزانوں کے

.....☆☆.....

اک آپؑ کی بعثت سے
انوارؑ ملے ہم کو
آقاؑ کی اطاعت سے

.....☆☆.....

مدحتؑ کی ضیا بن کر
طیبہؑ میں پھروں نجھی
میں موجؑ صبا بن کر

.....☆☆.....

ہر نقشِ گماں روشن
 آقا کے ہی آنے سے
 ہے بزمِ جہاں روشن

.....☆☆.....

پُر نور دعاؤں سے
 اُمت کو نوازا ہے
 اُسوہ کی ضیاؤں سے

.....☆☆.....

جلوہءِ حرم دیکھا
 اُس پیار کی وادی میں
 اک ربطِ بہم دیکھا

.....☆☆.....

وہ نور میں ڈھلتے ہیں
 اُس ہادیاء برحق کے
 اُسوہ پہ جو چلتے ہیں

.....☆☆.....

آقا کی اطاعت میں
 بخشش بھی ہے، رحمت بھی
 ہاں مدح رسالت میں

.....☆☆.....

تقدیس کی بارش ہے
 برکاتِ رہِ طیبہ
 انوار کی تابش ہے

.....☆☆.....

رحمت کی گھٹائیں ہیں
چلتی جو مدینے میں
جنت کی ہوائیں ہیں

.....☆☆.....

اک نور ضیا پائے
اُس شہرِ محبت میں
ہر ذرہ چمک جائے

.....☆☆.....

لفظوں کو اٹھاتا ہوں
میں اُسوہء نوری سے
ہر شعر سجاتا ہوں

.....☆☆.....

وہ نقشِ قدم چوما
 سب داغِ مٹے دل کے
 ضو ریزِ حرم چوما

.....☆☆.....

عالی ہیں نسبِ آقا
 محبوبِ جہاں بھر کے
 ہم سب کی طلبِ آقا

.....☆☆.....

وہ نورِ سحرِ ٹھہرے
 اک شہرِ مدینہ ہی
 تسکینِ نظرِ ٹھہرے

.....☆☆.....

جو داغ ہوں سینے کے
 دھو دیتے ہیں سب نجھی
 انوار مدینے کے

.....☆☆.....

پُر کیف مسافت ہے
 آقا کے نگر پہنچیں
 ہر دل کی یہ چاہت ہے

.....☆☆.....

اعزاز ملا اعلیٰ
 مدحت کے وسیلے سے
 کیا شان ہوئی بالا

.....☆☆.....

امیٰ ہیں لقب آقا
شیریں ہے سخن اُن کا
بخشش کا سبب آقا

.....☆☆.....

رگ رگ میں حرارت ہے
آقا کی ثنا گوئی
انوارِ صباحت ہے

.....☆☆.....

جیون بھی سنورتا ہے
اُن پیار کی راہوں میں
چندن بھی مہکتا ہے

.....☆☆.....

رفعت میں وہ بالا ہیں
 محدود تخیل ہے
 وہ سوچ سے اعلیٰ ہیں

.....☆☆.....

ظلمت کو بھگایا ہے
 غفلت میں پڑے تھے ہم
 آقاؐ نے جگایا ہے

.....☆☆.....

اعجاز رسالت کے
 کنکر بھی گواہی دیں
 خود نطق شہادت سے

.....☆☆.....

جب آئی شبِ اسری
 عظمت تھی جو آقا کی
 دکھلائی شبِ اسری

.....☆☆.....

بخشش کا سبب ہو گی
 رحمت کے مقابل میں
 جو میری طلب ہو گی

.....☆☆.....

اُس مہرِ رسالت نے
 ذروں کو ضیا بخش
 اُس جانِ اخوت نے

.....☆☆.....

اک سوچ صداؤں میں
 بیٹھا ہوں مدینے میں
 یا خلد کی چھاؤں میں

.....☆☆.....

دساز ہیں رہبر ہیں
 وہ جام بھریں سب کا
 وہ ساتیء کوثر ہیں

.....☆☆.....

امید کی مشعل کو
 ہر دل میں جلایا ہے
 توحید کی مشعل کو

.....☆☆.....

کس درجہ کرم دیکھا
 اک نام محمد ﷺ ہی
 تاروں پہ رقم دیکھا

.....☆☆.....

انوار لٹائے ہیں
 اخلاص کے دریا جو
 سوکھے تھے چلائے ہیں

.....☆☆.....

اک نور صحیفہ ہے
 اُس نور کے پیکر کا
 ہر نام وظیفہ ہے

.....☆☆.....

فرقت کی مٹیں گھڑیاں
سرکارِ مدینہ اب
رحمت کی لگیں جھڑیاں

.....☆☆.....

چاہت کا لگے غازہ
پھر خاکِ مدینہ اب
چہرے کا بنے غازہ

.....☆☆.....

پھولوں سے بھرے دامن
طیبہ کی فضاؤں میں
دل کا ہو نگر روشن

.....☆☆.....

افکار مہکتے ہیں
طیبہ کی فضاؤں میں
انوار برستے ہیں

.....☆☆.....

آقا کی ولا پاؤں
میں حشر کی گرمی میں
بخشش کی روا پاؤں

.....☆☆.....

ہر قول خزانہ ہے
آقا کی کریمی سے
سیراب زمانہ ہے

.....☆☆.....

ﷺ

ANWAR MADINE KE

Muhammad Iqbal Najmi

